کمی صحتِ عامّہ ضلع و مدرسہ میں ہیضہ کی وبا پھوٹنے میں معاون

ضلع و مدرسۂ طب میں تدریس کے ۱۴۰ برس مکمل ہونے پر تقریبات

□ منور عباس ۔ نمائندۂ خصوصی

ضلع و مدرسۂ طب میں تدریس کے ۱۴۰ برس مکمل ہونے پر منگل کو ایک تقریب منعقد ہوئی جس میں مقررین نے کہا کہ ضلع کی تاریخ میں ہیضہ کی وبا سے جتنی اموات ہوئیں، ان میں سے بیشتر کو روکا جا سکتا تھا۔ یہ تقریب مدرسۂ طب کے سبزہ زار میں منعقد ہوئی۔ اس میں اساتذہ، طلبہ، سابق طلبہ اور شہر کے معززین کی بڑی تعداد شریک ہوئی۔

مقررین نے کہا کہ 1892ء میں ضلع کے مختلف حصوں میں ہیضہ کی وبا پھوٹی تھی۔ اس وقت مدرسۂ طب کے طلبہ نے گھر گھر جا کر پانی کے نمونے جمع کیے تھے۔ ان نمونوں کی جانچ سے معلوم ہوا تھا کہ زیادہ تر کنویں آلودہ پانی دے رہے ہیں۔ اس رپورٹ کے بعد میونسپل کمیٹی نے کئی کنویں بند کرائے تھے۔ مقررین کا کہنا تھا کہ اگر اس وقت کی سفارشات پر عمل نہ کیا جاتا تو وبا کا دائرہ کہیں زیادہ وسیع ہو سکتا تھا۔

ڈاکٹر فرحانہ سلیم نے کہا کہ ضلع کی 54 فیصد آبادی آج بھی ایسے علاقوں میں رہتی ہے جہاں پینے کے پانی کی پائپ لائن موجود نہیں۔ ان کے مطابق ان علاقوں میں ہیضہ، پیچش اور ٹائیفائیڈ کے کیسز ہر سال سامنے آتے ہیں۔ انہوں نے کہا: ”ہمیں معلوم ہے کہ بیماری کیسے پھیلتی ہے، ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ اسے کیسے روکا جا سکتا ہے، مسئلہ صرف یہ ہے کہ اس علم پر عمل کرنے کی سیاسی خواہش موجود نہیں۔“

پروفیسر عبدالحمید نے بتایا کہ مدرسۂ طب کے طلبہ نے حالیہ برسوں میں ضلع کے 11 مختلف دیہات میں پانی کے 5 ہزار سے زائد نمونے جمع کیے ہیں۔ ان میں سے 62 فیصد نمونوں میں بیکٹیریا کی مقدار مقررہ حد سے کہیں زیادہ پائی گئی۔ انہوں نے کہا کہ یہ اعداد و شمار ضلعی انتظامیہ کو بارہا پیش کیے جا چکے ہیں، مگر اب تک ان کی روشنی میں کوئی مؤثر اقدام سامنے نہیں آیا۔

تقریب کے مہمانِ خصوصی ڈپٹی کمشنر سید ذوالفقار حسین بخاری تھے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ ضلعی انتظامیہ مدرسۂ طب کے تعاون سے ایک مشترکہ کمیٹی تشکیل دے گی جو پانی کے ذرائع کی نگرانی کرے گی۔ تاہم انہوں نے کہا کہ کمیٹی کی سفارشات پر عمل درآمد کے لیے فنڈز کی فراہمی ایک بڑا مسئلہ ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ ”ہم کمیٹی بنا دیں گے، مگر اس کے کام کے لیے ہمیں صوبائی حکومت سے مدد لینی ہوگی۔“

مدرسۂ طب کے پرنسپل ڈاکٹر ہارون الرشید نے کہا کہ ادارہ اپنے قیام کے 140 برس میں 3 ہزار سے زائد ڈاکٹر تیار کر چکا ہے، جن میں سے بیشتر آج ضلع کے مختلف ہسپتالوں میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مدرسۂ طب کے طلبہ کی تعلیم کا ایک اہم حصہ کمیونٹی میڈیسن ہے، اور یہی وجہ ہے کہ طلبہ ہر سال ہزاروں گھروں کا سروے کرتے ہیں۔ ان کے بقول ”ہمارے بچے صرف کتابوں سے نہیں، بلکہ گلی محلوں سے بھی سیکھتے ہیں۔“

تقریب کے آخر میں مدرسۂ طب کے بہترین طلبہ میں انعامات تقسیم کیے گئے۔ سونے کا تمغا فائنل ایئر کی طالبہ عائشہ رحمٰن کو ملا، جبکہ چاندی کے تمغے سلیم اختر اور نوید اقبال کے درمیان مشترکہ طور پر تقسیم ہوئے۔ تقریب کے بعد مہمانوں نے مدرسۂ طب کے عجائب گھر کا دورہ کیا، جہاں پرانے آلات اور پرانی کتابیں رکھی گئی ہیں۔

ضلع ہسپتال میں ڈائیلاسز کی سہولت کا آغاز

گردوں کے مریضوں کو ہفتے میں تین بار نجی مراکز جانا پڑتا تھا

□ منور عباس ۔ نمائندۂ خصوصی

ضلع ہسپتال میں ڈائیلاسز کی سہولت کا آغاز ہو گیا ہے۔ اس سے پہلے گردوں کے مریضوں کو ہفتے میں تین بار نجی مراکز جانا پڑتا تھا، جہاں ایک سیشن کا خرچ 4 ہزار روپے تک تھا۔ ہسپتال کے ایم ایس ڈاکٹر فرحانہ سلیم نے بتایا کہ ابتدائی مرحلے میں 6 مشینیں لگائی گئی ہیں۔ ان کے مطابق ہر مشین روزانہ 3 مریضوں کو سہولت فراہم کرے گی۔

ڈاکٹر فرحانہ سلیم نے کہا کہ ”ہمارے پاس ایسے مریض بھی آتے رہے ہیں جو کرایہ نہ ہونے کی وجہ سے سیشن ادھورا چھوڑ دیتے تھے، اب ان کے لیے یہ سہولت مفت ہوگی۔“ انہوں نے بتایا کہ ہسپتال کے نیفرالوجی وارڈ میں 12 بستروں کا انتظام کیا گیا ہے۔ وہاں ایک ماہر ڈاکٹر اور 4 تربیت یافتہ نرسیں تعینات کی گئی ہیں۔

ڈائیلاسز یونٹ کے انچارج ڈاکٹر عمران شفیق نے کہا کہ مریضوں کے خون کے ٹیسٹ، ایکسرے اور ادویات بھی ہسپتال کی جانب سے فراہم کی جائیں گی۔ ان کا کہنا تھا کہ ”ہم چاہتے ہیں کہ مریض کو صرف بستر پر آرام کرنا ہے، باقی تمام انتظام ہماری ذمہ داری ہے۔“ انہوں نے کہا کہ ہر سیشن سے پہلے اور بعد میں مریض کا وزن، بلڈ پریشر اور خون کے ٹیسٹ کیے جائیں گے۔

ڈاکٹر عمران شفیق نے بتایا کہ ہسپتال کے عملے کو 15 روزہ تربیت دی گئی ہے۔ ان کے مطابق ڈائیلاسز کے دوران پیش آنے والی ممکنہ پیچیدگیوں، جیسے بلڈ پریشر کا کم ہونا یا انفیکشن، سے نمٹنے کے لیے ہر وقت ایمرجنسی ٹیم موجود رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ ”ہم نے عملے کو صرف مشین چلانا نہیں سکھایا بلکہ ہر ممکن خطرے کے لیے تیار کیا ہے۔“

ایم ایس ڈاکٹر فرحانہ سلیم نے کہا کہ ہسپتال انتظامیہ نے ڈائیلاسز کے لیے الگ بجٹ مختص کیا ہے، جس کے تحت ادویات، ڈسپوزایبل اشیا اور مشینوں کی دیکھ بھال کا خرچ پورا کیا جائے گا۔ ان کے مطابق ہسپتال کے ایک ریٹائرڈ سرجن ڈاکٹر نذیر احمد نے اپنی خدمات رضاکارانہ طور پر پیش کی ہیں، جو ہفتے میں دو دن مریضوں کا معائنہ کریں گے۔

ڈاکٹر فرحانہ سلیم نے کہا کہ ہسپتال انتظامیہ نے ڈائیلاسز کے لیے الگ بجٹ مختص کیا ہے، جس کے تحت ادویات، ڈسپوزایبل اشیا اور مشینوں کی دیکھ بھال کا خرچ پورا کیا جائے گا۔ ان کے مطابق ہسپتال کے ایک ریٹائرڈ سرجن ڈاکٹر نذیر احمد نے اپنی خدمات رضاکارانہ طور پر پیش کی ہیں، جو ہفتے میں دو دن مریضوں کا معائنہ کریں گے۔

ضلع ہسپتال میں ڈائیلاسز کی سہولت کا آغاز

گردوں کے مریضوں کو ہفتے میں تین بار نجی مراکز جانا پڑتا تھا

□ منور عباس ۔ نمائندۂ خصوصی

ضلع ہسپتال میں ڈائیلاسز کی سہولت کا آغاز ہو گیا ہے۔ اس سے پہلے گردوں کے مریضوں کو ہفتے میں تین بار نجی مراکز جانا پڑتا تھا، جہاں ایک سیشن کا خرچ 4 ہزار روپے تک تھا۔ ہسپتال کے ایم ایس ڈاکٹر فرحانہ سلیم نے بتایا کہ ابتدائی مرحلے میں 6 مشینیں لگائی گئی ہیں۔ ان کے مطابق ہر مشین روزانہ 3 مریضوں کو سہولت فراہم کرے گی۔

ڈاکٹر فرحانہ سلیم نے کہا کہ ”ہمارے پاس ایسے مریض بھی آتے رہے ہیں جو کرایہ نہ ہونے کی وجہ سے سیشن ادھورا چھوڑ دیتے تھے، اب ان کے لیے یہ سہولت مفت ہوگی۔“ انہوں نے بتایا کہ ہسپتال کے نیفرالوجی وارڈ میں 12 بستروں کا انتظام کیا گیا ہے۔ وہاں ایک ماہر ڈاکٹر اور 4 تربیت یافتہ نرسیں تعینات کی گئی ہیں۔

ڈائیلاسز یونٹ کے انچارج ڈاکٹر عمران شفیق نے کہا کہ مریضوں کے خون کے ٹیسٹ، ایکسرے اور ادویات بھی ہسپتال کی جانب سے فراہم کی جائیں گی۔ ان کا کہنا تھا کہ ”ہم چاہتے ہیں کہ مریض کو صرف بستر پر آرام کرنا ہے، باقی تمام انتظام ہماری ذمہ داری ہے۔“ انہوں نے کہا کہ ہر سیشن سے پہلے اور بعد میں مریض کا وزن، بلڈ پریشر اور خون کے ٹیسٹ کیے جائیں گے۔

ڈاکٹر عمران شفیق نے بتایا کہ ہسپتال کے عملے کو 15 روزہ تربیت دی گئی ہے۔ ان کے مطابق ڈائیلاسز کے دوران پیش آنے والی ممکنہ پیچیدگیوں، جیسے بلڈ پریشر کا کم ہونا یا انفیکشن، سے نمٹنے کے لیے ہر وقت ایمرجنسی ٹیم موجود رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ ”ہم نے عملے کو صرف مشین چلانا نہیں سکھایا بلکہ ہر ممکن خطرے کے لیے تیار کیا ہے۔“

ایم ایس